بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

"ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ"

THE WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۳

شمارہ ۲۱

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائب: فیض احمد گجراتی

شرح چندہ: سالانہ -/۷ روپے، ششماہی -/۴ "، ممالک غیر -/۸ "

فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

۲۱ ہجرت ۱۳۴۳ ہش | ۸ محرم ۱۳۸۴ ھ | ۲۱ مئی ۱۹۶۴ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۹ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۱۶ مئی بوقت ۸½ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ

کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۱۹ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال کل ۲۰ مئی کو پاکستان سے واپس قادیان تشریف لا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خیر و عافیت سے لائے۔ اور سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

"میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے"

"تمہارے لئے دوسری قدرت کو بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے"

"جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا"

جماعت احمدیہ کو نعمت خلافت عطا کئے جانے کا دائمی وعدہ

(از سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ):-

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور انکو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے کتب اللّٰہ لاغلبن انا و رسلی۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں

اُس کی تخم ریزی

انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے، مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر

ایک دوسرا ہاتھ

اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور

گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے

پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے

حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے

دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچاویں فوت ہو گئے۔ اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے۔ اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

خدا تعالیٰ کی دو قدرتیں

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی، غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۶۴ء

تبادلۂ آبادی کا مسئلہ

بدقسمتی سے ہمارے ملک میں کچھ عرصہ سے خاص طور پر فرقہ وارانہ فضا میں اس قدر زیادہ تکدر پیدا ہو چکا ہے کہ ہمارے سیاسی رہنماؤں کے روکے نہیں رک رہا ہے۔ یوں تو فرقہ وارانہ جنون کا مرض ایک لمبے عرصہ سے چلا آرہا تھا۔ مگر گذشتہ چند ماہ سے فرقہ وارانہ ذہنیت کی مختلف پارٹیوں کی طرف سے بڑی شد و مد کے ساتھ کھلے بندوں یہ مطالبہ زور پکڑتا چلا جا رہا ہے کہ تبادلۂ آبادی کی مکروہ ترین اسکیم کو عمل میں لایا جائے۔ ہندو مہاسبھا، جن سنگھ اور راشٹریہ سیوک سنگھ نے انہی ایام میں یہ مطالبہ اتنی بار دہرایا ہے کہ ان کے فرقہ وارانہ جنون کی پوری تصویر سامنے آگئی ہے۔ اور بھارت کی بڑی اقلیت کے بارہ میں ان کے اندرونی عزائم کھل کر سامنے آگئے ہیں۔

ستم ظریفی کی انتہا یہ ہے کہ ادھر بمبئی کی آل انڈیا کانگریس کمیٹی ملک کے اسی قسم کے خطرناک مسائل کا حل تلاش کر رہی تھی تو ادھر بمبئی کی بغل یعنی شولاپور میں مہاسبھا نہ صرف تبادلۂ آبادی کے ریزولیوشن پاس کر رہی تھی بلکہ حکومت کو یہ دھمکی دے رہی تھی کہ اگر فلاں وقت تک تبادلۂ آبادی عمل میں نہ آیا تو تبادلۂ آبادی کے لئے ملک گیر تحریک شروع کی جائے گی۔

فرقہ وارانہ ذہنیت کی ان پارٹیوں کو اس امر سے قطعاً کوئی غرض نہیں کہ تبادلۂ آبادی سے بھارت کے حالات پر کیا اثر پڑے گا۔ ان کے دل و دماغ میں صرف یہی دھن سمائی ہوئی ہے کہ ہندوستان کے پانچ کروڑ مسلمانوں کو جیسے بھی ہو دھکیل کر بارڈر سے اس پار پہنچا دیا جائے۔ اور بھارت کو صرف ہندوؤں کا ملک بنا دیا جائے۔

آج ہم اس مسئلہ کے دو پہلوؤں کا جائزہ لے رہے ہیں۔

اوّل۔ اس وقت جیسا کہ بھارت بھر میں عام تاثر یہ پایا جاتا ہے کہ بھارت کے دشمنوں میں پاکستان اوّل نمبر پر ہے اب اگر بھارت کے پانچ کروڑ بلکہ بقول بعض چھ کروڑ مسلمانوں کو تبادلۂ آبادی پر مجبور کر کے پاکستان جانے پر مجبور کر بھی دیا جائے۔ تو کیا اس کا مطلب یہ نہ ہو گا کہ ملک کے یہ بہی خواہ دشمن دراصل یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کی دس کروڑ دشمنوں میں چھ کروڑ کا اضافہ کر دیا جائے۔ کیونکہ جب یہ چھ کروڑ مسلمان اس طرف جائیں تو پاکستان کے دس کروڑ مسلمانوں میں مل کر سولہ کروڑ ہو جائیں۔ اور پھر یہ مار کھا کر اور لٹ پٹ کر گئے ہوئے چھ کروڑ مسلمان بھی بھارت کے بپھرے ہوئے دشمن بن جائیں۔ اور بھارت کے لئے ایک خطرہ بن جائیں۔ اس وقت تو ہم خوب جانتے ہیں کہ بھارت اتنا بڑا ملک ہے کہ اس کے مقابلہ میں پاکستان کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ اور عددی حساب سے ایک اور چار کی نسبت ہے لیکن بھارت کے یہ جاہل دوست چاہتے ہیں کہ پاکستان کا یہ تناسب ایک سے بڑھ کر ڈیڑھ ہو جائے اور ہندوستان کا تناسب چار سے گھٹ کر تین رہ جائے اور ایک اور چار کی نسبت ڈیڑھ اور تین یعنی $\frac{1}{2}$ ہو جائے۔

اب آپ اندازہ لگائیے کہ کیا بھارت کا کوئی حقیقی بہی خواہ یہ چاہے گا کہ بھارت کی طاقت کمزور ہو جائے اور پاکستان کی قوت بڑھ جائے۔ اور وہ بھی اس وقت بڑھ جائے جبکہ دونوں ملکوں کے درمیان سالہا سال سے سرد جنگ کی کیفیت پائی جاتی ہے! اور دفاع کا مسئلہ پہلے ہی ہمارے ملک کے لئے دردِ سر بنا ہوا ہے!

اس مسئلہ کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے جو ہمارے نزدیک اس وقت خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور اوّل الذکر پہلو سے بھی زیادہ خطرناک ہے اور وہ یہ کہ اس وقت کشمیر کا مسئلہ ایک خاص مرحلہ پر پہنچا ہوا ہے۔ ایک طرف سکیورٹی کونسل میں یہ مسئلہ زیر بحث ہے۔ اور دوسری طرف شیخ محمد عبداللہ کی رہائی نے ملک بھر کی سیاسی فضا میں ایک عجیب بے چینی کی کیفیت پیدا کر رکھی ہے۔ اور اس وقت تک شیخ عبداللہ کے جو بیانات سامنے آچکے ہیں وہ ایسے ہیں کہ ان سے کوئی بھی یقینی نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا۔ اور ملک بھر کے بڑے بڑے سیاستدان پریشانی اور گومگو کی حالت میں پڑے ہیں۔

اس وقت بھارت کا یہ دعویٰ ہے کہ کشمیر کا الحاق بھارت کے ساتھ مکمل ہو چکا ہے۔ اور بمبئی اور مدراس کی طرح کشمیر بھارت کا ایک ناقابلِ انفکاک جزو ہے۔ اور یہی نقطۂ نگاہ بھارت کی طرف سے سکیورٹی کونسل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

تو کیا تبادلۂ آبادی کا مطالبہ کرنے والی فرقہ وارانہ جماعتیں بھارت کے پانچ کروڑ مسلمانوں کے ساتھ ہی کشمیر کے مسلمانوں کو بھی شامل کر کے تبادلۂ آبادی پہ مجبور کرنا چاہتی ہیں؟ کیا وہ یہ چاہتی ہیں کہ راس کماری سے لے کر کشمیر کی انتہائی بلندیوں تک کے علاقہ میں بسنے والے تمام مسلمانوں کو ہجرت پر مجبور کیا جائے؟ کیا ہمارے ملک میں کوئی بھی سیاستدان ایسا نہیں جو ان نادانوں اور ملک کے چھپے ہوئے دشمنوں کو سمجھا سکے کہ اس نازک موقعہ پر تبادلۂ آبادی کے خطرناک عزائم کا اظہار بھارت کو کن مشکلات سے دوچار کر سکتا ہے؟ کیا حکومت کی مشینری ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت ایسے لوگوں کے منہ پر لگام نہیں دے سکتی جو بھارت کے دوستوں کے روپ میں دشمنی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ اور لاکھوں کشمیریوں کے دلوں میں یہ خوف پیدا کر رہے ہیں۔ کہ ذرا کشمیر کا مسئلہ حل ہو جانے دو ہم ہندوستان کے دوسرے مسلمانوں کے ساتھ ہی تمہاری بھی خبر لے لیں گے۔

ہمیں افسوس ہے کہ فرقہ وارانہ ذہنیت کی پارٹیاں ایک لمبے عرصہ سے ملک کی اقلیت کے لئے دردِ سر بنی ہوئی ہیں اور ہماری حکومت بڑی بے بسی کے ساتھ تماشا دیکھتی چلی آرہی ہے۔ بجائے اس کے کہ ملک کی پانچ کروڑ اقلیت میں خود اعتمادی کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ اور تحفظ کا یقین دلا کر انہیں ملک کی خدمت کے مواقع مہیا کئے جائیں۔ انہیں احساس کمتری میں مبتلا کیا جا رہا ہے اور مہاسبھائی ذہنیت مختلف لبادے اوڑھ کر ملک کے کھلے پلیٹ فارموں سے اقلیت کی بے بسی سے ناجائز فائدہ اٹھاتی چلی جا رہی ہے۔

ہمارے نزدیک یہ وقت ہے کہ حکومت بھارت بڑی مضبوطی کے ساتھ کوئی قدم اٹھائے اور تبادلۂ آبادی کا مطالبہ کرنے والوں کا منہ اس طرح بند کرے کہ وہ آئندہ اس طرح کی دشمنی کی جسارت نہ کریں۔ ورنہ بھارت کے دوسرے علاقوں کے مسلمانوں کے ساتھ ہی کشمیری مسلمانوں کے اندر بھی بے اعتمادی پیدا ہو جائے گی۔ اور حالات پر قابو پانا دشوار ہو جائے گا۔ اور یقیناً اس کا اثر مسئلہ کشمیر پر پڑے گا۔ جو اس وقت ایک نازک ترین موڑ پر پہنچا ہوا ہے۔

کیا بھارت کی فرقہ وارانہ پارٹیاں واضح طور پر یہ اعلان کرنے کی جرأت کریں گی کہ وہ بھارت کے دوسرے مسلمانوں کی طرح کشمیری مسلمانوں کو بھی تبادلۂ آبادی پر مجبور کرنا چاہتی ہیں؟ آخر وہ بھی تو مسلمان ہی ہیں!! اور جب بھارت کے دوسرے پانچ کروڑ مسلمانوں کو ہجرت کرنی ہے تو کشمیری مسلمان کوئی عرش سے اترے ہوئے تو نہیں ہیں!!!

اے کاش! ہماری حکومت بیرونی دفاع کے ساتھ ساتھ ان اندرونی دشمنوں سے بھی نپٹنے کی بھرپور کوشش کرے۔ کیونکہ باہر کا دشمن اتنا خطرناک نہیں ہوتا جتنا اندرونی دشمن ہوتا ہے۔

(ف۔ ا۔ گ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل میں دیر ہونے کا امکان ہوتا ہے۔

فارم اصل آمد سنہ ۶۴-۱۹۶۳ء

جملہ موصی حضرات کی خدمت میں سنہ ۶۴-۱۹۶۳ء کی اصل آمد معلوم کرنے کے لئے فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ موصی حضرات سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد پُر کر کے دفتر ہذا کو ارسال کریں۔ تاکہ اُن کے حسابات مکمل کر کے انہیں ارسال کئے جا سکیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

درخواست دعا۔ ہمارے چھوٹے بھائی محمد یوسف سلمہ قریشی متعلم بی۔ ایس۔ سی سال اوّل کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت و درویشان اور خاندانِ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان کیلئے دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ اپنے رحم سے ان کو اعلیٰ درجہ میں کامیابی دے۔ آمین۔ خاکسار ایم۔ اے حفیظ قریشی ملیکی۔ ای

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے ماموروں کی جماعت کو ہر لحاظ سے دوسروں کیلئے نمونہ ہونا چاہیئے

اپنی عملی اور اخلاقی حالت کو ایسی اعلیٰ بناؤ گویا کہ تمہیں نئی زندگی حاصل ہو گئی ہے

تم میں سے ہر ایک یہ سمجھے کہ میں نے ہی سب کام کرنا ہے اور میرے ذریعہ ہی دنیا کی نجات ہوگی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸ رجون ۱۹۲۹ء بمقام سرینگر

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا کوئی کام

بے وجہ اور بے سبب نہیں ہوا کرتا۔ چھوٹے سے چھوٹا کام بھی جو وہ کرتا ہے۔ یا چھوٹی سے چھوٹی بات بھی جو وہ کہتا ہے حکمت سے بھری ہوتی ہے۔ خالق و مخلوق میں یہ فرق ہے کہ جو کام مخلوق بالا ارادہ کرتی ہے ان میں سے کئی کام عادتوں سے متعلق ہوتے ہیں دنیا میں غور کر کے دیکھ لو۔ کوئی آدمی ایسا نہ ہوگا جسے کوئی عادت نہ ہو۔ کسی کو ہاتھ ہلانے کی عادت ہوتی ہے۔ کسی کو آنکھیں کو چٹخانے کی عادت ہوتی ہے کسی کو بعض مقامات کے کھجلانے کی عادت ہوتی ہے۔ غرض کوئی ایسا انسان نہیں نکلے گا جسے کوئی نہ کوئی عادت نہ ہو۔ وہ اپنی عادت کے ماتحت کام کرتا چلا جائے گا۔ اور ان کاموں کی حکمت بیان نہ کر سکے گا۔ بلکہ دریافت کرنے پر متردد ہو کر خیال کرے گا کہ مجھے یہ عادت ہے بھی یا نہیں۔

مگر

اللہ تعالیٰ کے ہر فعل میں حکمت ہے

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ قانون قدرت کے ماتحت پیدا شدہ چیزوں سے کوئی حکمت سے خالی نہیں خواہ چھوٹی سے چھوٹی کیوں نہ ہو۔ انسان کو چاہیے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے۔ کوئی زمانہ تھا کہ درختوں کے صرف پھلوں کو مفید سمجھا جاتا تھا کہ ان سے بھوک دور ہو جاتی ہے۔ باقی چھال۔ پتے۔ لکڑی وغیرہ کسی کام کی نہیں خیال کی جاتی تھی پھر زمانہ آیا لکڑی کو بھی مفید اشیاء میں سمجھا جانے لگا۔ پھر آہستہ آہستہ پتے کا مفید ہونا معلوم ہو گیا۔ اور چھال اور پھولوں کے کارآمد ہونے کے متعلق بھی یقین پیدا ہو گیا۔ غرضیکہ کوئی حصہ بھی غیر مفید نہ سمجھا گیا۔ پتے جن کے متعلق خیال کیا جاتا تھا کہ کسی کام کے نہیں ہوتے کچھ عرصہ کے بعد معلوم ہو گیا کہ یہ مختلف کیمیاوی اجزاء رکھتے ہیں جن کے ذریعہ انسانی قویٰ کو طاقت حاصل ہوتی ہے کہ روز جنوں میں کھاد کی صورت میں ڈالے جانے سے طاقت بخشتے ہیں۔ غرض آہستہ آہستہ دنیا نے ترقی کی اور وہ چیزیں جو فضول نظر آتی تھیں وہ مفید نظر آنے لگیں۔ انسانی فضلات کو ہی لے لیں کانوں کا فضلہ۔ ناک کا فضلہ۔ منہ کا فضلہ۔ پاخانہ۔ پیشاب وغیرہ بدترین فضلے سمجھے جاتے ہیں اور انسان پوری کوشش کرتا ہے کہ ان سے بچے مگر طب اور زراعت نے بتایا کہ ان میں بہت سے فوائد ہیں۔ کان کی میل۔ آنکھ کے علاج کے لئے بڑی مفید ثابت ہوتی ہے۔ پیشاب زخموں کو اچھا کرنے میں مفید پایا گیا جبکہ ابھی علم جراحی نے ترقی کی تھی اور antiseptic طریقے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ معلوم نہ ہوئے تھے۔ ماہر صوفی نے یہاں تک لکھ دیا تھا کہ انسان کے لئے اس کے اندر مکمل علاج موجود ہے۔ اب اور بھی سائنس ترقی کر رہی ہے پچھلے زمانے میں جو چیزیں صرف کھاد کا کام دیتی تھیں۔ اب ان کے اور بھی فوائد ظاہر ہونے جاتے ہیں۔

غرض ہم پہاڑوں کی چوٹیوں پر قیام کریں یا سمندر کی تہہ میں چلے جائیں جس جگہ نظر کریں خدا کی پیدا کردہ

ہر چیز میں فوائد نظر آئیں گے

اب تک جس قدر تجربہ ہو چکا ہے۔ اس سے یہی ثابت ہوا ہے کہ دنیا میں کوئی چیز محض ضرر رساں نہیں بلکہ جنہیں محض ضرر رساں خیال کیا جاتا ہے ان میں بھی فوائد ہیں۔ سانپ کو بہت ضرر رساں سمجھا گیا ہے مگر بہت سی لاعلاج بیماریوں کا اس کے زہر سے علاج کیا جاتا ہے اور لوگ ان بیماریوں سے شفا حاصل کرتے ہیں۔ سنکھیا زہر قاتل ہے لیکن اس سے بھی بہت بڑی دنیا کو فائدہ پہنچتا ہے جہاں اس سے ہزاروں جانوں کا نقصان ہوتا ہے وہاں لاکھوں انسان اس سے شفا پاتے ہیں۔ یہی سنکھیا پرانے بخاروں کے توڑنے میں اکسیر ثابت ہوا ہے۔ جو لوگ بخار میں مبتلا ہو کر دوائی کرتے کرتے تھک جاتے ہیں انہیں سنکھیا کی ایک خوراک سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء میں کوئی بھی فوائد سے خالی نہیں

یہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے

تمہید ہے اس امر کی جو میں اس وقت بیان کرنا چاہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کی خوبیاں بیان کرنا اس وقت میرا منشاء نہیں بلکہ اصل مقصد یہ ہے کہ جب ہم ان چیزوں میں بھی جنہیں مضر خیال کیا جاتا ہے۔ فوائد دیکھتے ہیں تو جو چیزیں ہمارے لئے فائدہ رساں ہیں ان کی کیسی قدر کرنی چاہیے۔ اور ان کا ہمارے سے مہیا کیا جانا خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے

خدا تعالیٰ کے احسانوں میں سے ایک ماموروں کا وجود ہے مگر بہت سے لوگوں کو ٹھوکر لگتی ہے۔ وہ خیال کرتے ہیں یا شریعت کا الہام نبی کے لئے ضروری ہے۔ نادان نہیں جانتے کہ دنیا میں خدا نبی کس غرض کے لئے بھیجتا ہے

نبی کی بعثت کی غرض

لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا ہوتا ہے۔ وہ خدائی تعلیم پر عمل کر کے بتاتا ہے کہ خدا تم سے یہ چاہتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتخاب جو ایک بیوہ کے بیٹے وارث اور یتیم ہونے کی حالت میں کیا گیا آخر اس کا کیا سبب تھا۔ پھر حضرت موسیٰ۔ حضرت عیسیٰ وغیرہم من الانبیاء کا انتخاب ہو گیا گیا تو کیوں؟ کیوں نہ کسی بڑے آدمی کا انتخاب کیا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت یہ سوال بھی ہوا۔ ایک شخص جو شرک کے خلاف وعظ کیا کرتا تھا اس نے کہا اگر خدا نبوت کے لئے منتخب کرتا تو مجھے کرتا۔ اس لئے یہ نبوت نہ مانتا۔ تو یہ سوال ہوتا ہے کہ کیوں خدا ایسے شخص کا انتخاب کرتا ہے کسی بڑے آدمی کا انتخاب کیوں نہیں کرتا۔

اصل بات یہ ہے

کہ خدا تعالیٰ ایسے اشخاص کا انتخاب کرتا ہے جو لوگوں کے لئے نمونہ ہو۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور باقی انبیاء نمونہ تھے خدا تعالیٰ جو تعلیم دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کے ساتھ ہی ایسے شخص کو بھی بھیجتا ہے جو اس تعلیم کا عملی نمونہ ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کا عملی نمونہ تھے۔ حضرت عیسیٰ انجیل کے۔ حضرت موسیٰ تورات کے جب قرآن کریم اترا تو ساتھ ہی مجسم قرآن یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا گیا۔ حضرت عائشہ رض سے کسی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کے متعلق دریافت کیا کہ کیسے تھے تو انہوں نے فرمایا

کان خلقہ القرآن

آپ کا خلق قرآن تھا۔ جو کچھ اس میں ہے اس کا عملی نمونہ آپ تھے۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح بیان کرنے کی بجائے کہہ دیا۔ قرآن پڑھو اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب کچھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پایا جاتا تھا غرض

انبیاء کا وجود

دنیا میں نمونہ ہوتا ہے جس طرح نمونہ سے ٹھوکر نہیں لگ سکتی۔ اسی طرح آپ کے

وجود کے ساتھ بھی جوڑ کر نہیں لگ سکتا۔ انبیاء لوگوں کو زندہ کرنے آتے ہیں ان سے پہلے لوگ مردہ ہو چکے ہوتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مردوں کو زندہ کیا۔ ایسا لوگوں کو مخاطب کرتے اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا
استجیبوا للہ وللرسول
اذا دعاکم لما یحییکم

کہ اے لوگو! اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے بلاتا ہے۔

ہمارے زمانہ میں بھی ایک شخص نے دعوےٰ کیا کہ میں بھی

دنیا کو زندہ کرنے کیلئے

آیا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے کلام کو سمجھنا معارف وحقائق بتاتا۔ لوگوں کو روحانی طور پر زندہ کرنا۔ معجزہ بنتا۔ یہ وہ کام ہیں جو خدا کے برگزیدہ دنیا میں مبعوث ہو کر کرتے ہیں ان کے ذریعہ جو زندگی حاصل ہوتی ہے اس سے قطعاً یہ مراد نہیں کہ نبی جسمانی مُردوں کو زندہ کرتا ہے بلکہ عملی زندگی اور اخلاقی زندگی ہے۔

انبیاء کی جماعتوں میں اور دوسرے لوگوں میں کھانے پینے ظاہری زندگی میں فرق نہیں ہوتا۔ بلکہ یہی فرق ہوتا ہے کہ ان کی اخلاقی حالت نہایت اعلیٰ ہوتی ہے وہ

لوگوں کے لئے نمونہ

ہوتے ہیں۔ اگر مامور کی جماعت میں کسی داخل ہونے والے کے اندر یہ بات پیدا نہ ہو تو وہ سمجھے کہ اس کے اندر وہ غرض وغایت جس کے لئے نبی مبعوث ہوتے ہیں پیدا نہیں ہوئی تھی اور جب تک کسی قوم میں یہ باتیں پیدا نہ ہوں وہ ترقی نہیں کر سکتی۔

مامور ہمیشہ خدا سے یہ وعدہ لے کر آتے ہیں کہ جو قوم ان کے ساتھ شامل ہوگی وہ اسے کامیابی تک پہنچا دیں گے ان کے ساتھ شامل ہونے والے

ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار

ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ یقین رکھتے ہیں ان کی قربانیاں ضائع نہیں ہوں گی۔ جیسے زمیندار زیادہ سے زیادہ غلہ دیتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ مجھے اس کا فائدہ ہوگا اسی طرح مومن بھی قربانی کرنے سے ڈرتا نہیں۔ وہ جانتا ہے کہ اگر آج اس کا فائدہ ظاہر میں لوگوں کو نظر آتا۔ تو جلد ہی وہ اسے مانہ کر پائیں گے۔ جس میں اس کے فوائد مشاہدہ کریں گے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں لوگ زمین خرید کر آئندہ نسلوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اسی طرح مومن کی

قربانی بھی آئندہ نسلوں کے لئے مفید ثابت ہوتی ہے۔ میں نے

ایران کے بادشاہ کا قصہ

کئی دفعہ سنایا ہے۔ وہ اپنے وزیر کے ساتھ ایک کسان کے پاس سے گذرا جو ایک ایسا درخت لگا رہا تھا جس کے پھل کو وہ خود نہیں کھا سکتا تھا۔ بلکہ اس کی نسل فائدہ حاصل کر سکتی تھی۔ بادشاہ نے کہا میاں کسان۔ تم کو اس کے لگانے سے کیا فائدہ۔ اس نے جواب دیا۔ بادشاہ سلامت پہلوں نے یہ پیڑ لگائے تو ہم نے پھل کھائے اب ہم لگائیں گے تو ہمارے بعد آنے والے کھائیں گے۔ بادشاہ کا دستور تھا کہ جب وہ کسی بات پر خوش ہوتا تو زہ کہا کرتا جس کے معنے یہ ہوتے تھے کہ ہم اس کی بات پر بڑے خوش ہوتے ہیں۔ اسے ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی دی جائے۔ چنانچہ بادشاہ کو کسان کی بات پسند آئی اور اس نے زہ کہا۔ اس پر وزیر نے ایک تھیلی کسان کے حوالے کی تھیلی لے کر میاں کسان بولے۔ بادشاہ سلامت دیکھا اس درخت نے تو لگاتے لگاتے پھل دے دیا۔ یہ بات بادشاہ کو پھر اچھی لگی۔ اور اس نے زہ کہا۔ وزیر نے ایک اور تھیلی کسان کے حوالے کر دی پھر تھیلی لے کر کسان نے کہا بادشاہ سلامت اور لوگ جو درخت لگاتے ہیں وہ سال میں صرف ایک دفعہ پھل دیتے ہیں۔ مگر میرے درخت نے تو لگاتے لگاتے دو دفعہ پھل دے دیا۔ بادشاہ کو اس بات نے اور بھی خوش کیا۔ اور اس نے پھر زہ کہا۔ اور وزیر نے تیسری تھیلی کسان کے حوالہ کر دی۔ آخر بادشاہ نے حکم دیا کہ یہاں سے چلو ورنہ یہ بوڑھا تو ہمیں لوٹ لے گا۔

پس بعض قربانیاں ایسی کرنی پڑتی ہیں جن کا نفع فوری طور پر نظر نہیں آتا۔ مگر ان کے پس پردہ

بہت عظیم الشان فوائد

ہوتے ہیں۔ انبیاء کے حقیقی متبعین بھی قربانیاں کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دنیا میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حواریوں کو دیکھو ان پر کیا کیا ظلم وستم کئے گئے۔ پہلی اور دوسری صدی میں ان پر سخت مظالم ڈھائے گئے۔ وہ

مصائب کا تختہ مشق

بنائے گئے۔ مگر انہوں نے صبر سے مظالم کو برداشت کیا۔ اور قربانی پر قربانی کرتے گئے۔ حتیٰ کہ تیسری صدی میں جا کر آزادی حاصل ہوئی۔ جبکہ روما کا بادشاہ عیسائی ہو گیا۔ میں نے وہ غاریں دیکھی ہیں جو روما کی غاریں کہلاتی ہیں۔ وہ خدا کی جماعت ان غاروں میں چھپ کر گزارہ کرتی تھی تاکہ مخالفین کے مظالم سے بچے وہ غاریں اتنی وسیع ہیں کہ اگر ان کو پھیلایا جائے تو وہ دو سو میل سے کم لمبائی نہ ہوگی۔

ہمارے لئے بھی ضروری ہے

کہ ہم بلحاظ ایمان کے پتھر کی چٹان کی طرح ثابت ہوں۔ کچھ ایمان تو پہلے بھی موجود تھے۔ ماموروں کا کام نئی زندگی پیدا کرنا ہوتا ہے۔ ماموروں کی جماعتوں کے ہر فرد کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ میرے ہی ذریعہ دُنیا کی نجات ہوگی۔ میں نے ہی سب کام کرنا ہے۔ میں انجن ہوں باقی سب گاڑیاں ہیں جب تک یہ احساس نہ ہو۔ اس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی۔ سچا موحد انسان اس صورت میں بن سکتا ہے کہ وہ سمجھے۔ دنیا میں وہ اکیلا ہی کام کرے گا۔ سورۃ فاتحہ میں ایاک نعبد جو آیا ہے۔ اس میں یہی نکتہ بیان کیا گیا ہے۔ ہر شخص کہتا ہے ایاک نعبد۔ گویا وہ اپنے آپ کو کھڑا کرتا ہے۔ اور باقیوں کو اپنے ساتھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی قسم کے چالیس مومنوں کی خواہش رکھتے تھے۔ اگر ہماری جماعت میں پیدا ہو جائیں۔ تو پھر

تمام دنیا کا فتح کرنا

آسان ہو جاتا ہے۔ اور یہ ایمان بجز خدا کے برگزیدہ کے اور کوئی پیدا نہیں کر سکتا جنہیں خدا تعالیٰ نے خود انتخاب کر کے دنیا میں مبعوث فرمایا ہے۔ یہ لوگ آگ کا حکم رکھتے ہیں۔ جو خس وخاشاک کو جلا دیتی ہے جب ان کا ظہور دنیا میں ہوتا ہے تو ان کے ذریعہ ضلالت وگمراہی کے سب پردے چاک ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا متبع ایک کامل ایمان حاصل کر کے خدا کی طرف جھکتا ہے اگر ایسا ایمان نصیب ہو تو یہی کامیابی کی راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم ایسا ایمان حاصل کریں۔

محترم ملک عمر علی صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان (پاکستان) کی وفات

ربوہ۔ محترم جناب ملک عمر علی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان وممبر نگران بورڈ نے مورخہ ۱۰ر مئی سنہ ۱۹۶۲ء کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث ملتان میں بعمر ۵۰ سال وفات پا گئے آپ کا جسد خاکی مورخہ ۱۱ر مئی سنہ ۱۹۶۲ء بروز دوشنبہ ۱۰ بجے شب بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کا جنازہ مورخہ ۱۱ر مئی کو ۴ بجے سہ پہر بذریعہ ایمبولینس کار ملتان سے ربوہ پہنچا۔ نماز عشاء کے بعد ۹ بجے شب دار الضیافت کے سامنے کھلے میدان میں نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے پڑھائی۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور اہل ربوہ کے علاوہ سرگودھا۔ لائلپور۔ لاہور اور علی الخصوص ملتان کے احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ میں لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے دعا کرائی۔

محترم ملک صاحب مرحوم ملتان کے بہت متمول زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے تھے سنہ ۱۹۰۵ء میں عین جوانی کے عالم میں آپ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ بہت نیک دیندار اور خدمت سلسلہ کا تاحیات جذبہ رکھنے والے بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ کو حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی دامادی کا شرف حاصل تھا سنہ ۱۹۵۰ء میں کچھ عرصہ تحریک جدید میں بطور وکیل التبشیر خدمات سرانجام دیں۔ ازاں بعد ملتان میں مقیم رہ کر خدمات کا سلسلہ جاری رکھا۔ چنانچہ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ نیز امسال مجلس مشاورت کے بعد نگران بورڈ کی رکنیت کا اعزاز بھی آپ کے حصہ میں آیا۔ محترم ملک صاحب مرحوم نے دو بیگمات۔ چار بیٹیاں اور چار بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ بدر آپ کے خاندان نیز خاندان حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس صدمہ میں دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم ملک صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور خاص مقام قرب سے نوازے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے دین ودنیا میں ان کا ہر طرح حافظ وناصر ہو۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت

تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۳ء

معزز حضرات! مختلف مذاہب کی کتابوں میں اس آخری زمانہ میں اصلاح خلق کے لئے ایک "موعود" کے ظہور کی پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ اس "موعود" کے مختلف نام مثلاً مہدی، مسیح، کرشن، مجدد اور پرگنہ بشالر کاگور وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے جو آج سے قریباً ۱۳۹ سال قبل قادیان کی اس بستی میں جو اس وقت ایک چھوٹا سا گاؤں تھا ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۱ء میں آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر اعلان فرمایا کہ آپ مختلف مذاہب کی پیشگوئیوں کے مصداق اور موعود اقوام عالم ہیں چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

(۱) "مجھے خدا تعالیٰ کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حکم ہوں یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا ان دونوں ناموں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرف فرمایا اور پھر خدا نے اپنے بلا واسطہ کلام سے یہی میرا نام رکھا۔ اور پھر زمانہ کی حالت موجودہ نے تقاضا کیا کہ یہی میرا نام ہو غرض میرے ان ناموں پر یہ تین گواہ ہیں۔ میرا خدا جو آسمان اور زمین کا مالک ہے میں اس کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے۔" (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۳)

(ب) "میں اس خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احادیث صحیحہ میں خبر دی ہے جو صحیح بخاری اور مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں۔ وکفیٰ باللہ شہیداً۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۳۳)

(ج) "میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہو گئی ہے۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار ہے، یا یوں کہنا چاہیئے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی ہوں۔ یہ خیال اور قیاس نہیں۔ بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے۔ اس نے میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے۔ کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے......

...... یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر میں رہ نہیں سکتا۔"

(لیکچر سیالکوٹ)

نیز حضور اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں ؎

(د) میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار
اصحوا صحوا السماء جاء الربیع جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار
آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

احمدیت کا مقصود اعلیٰ

جماعت احمدیہ کی آواز اسلام کی ہی صدائے بازگشت ہے۔ اسلام چونکہ عالمگیر اور انٹرنیشنل ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ احمدیت بھی عالمگیر اور انٹرنیشنل ہی ہو نیز چونکہ اسلام کی تجدید اور نشأۃ ثانیہ بصورت احمدیت مقدر تھی اس لئے اس کا عالمگیر اور بین الاقوامی بن کر رہنا خدائی مشیت اور تقدیر تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی بعثت کے مقصد کو ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔" (الوصیت)

نیز حضور نے یہ خوشخبری سنائی ؎

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

وہ عظیم الشان مقصد جس کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت ہوئی روحانی ذرائع سے حاصل ہو گا۔ سیاسی اقتدار مطلوب و مقصود نہیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اس امر کی صاف الفاظ میں وضاحت فرمادی کہ ؎

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار
ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں
آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار
ملک سے مجھ کو نہیں مطلب نہ جنگوں سے ہے کام
کام میرا ہے دلوں کو فتح کرنا نے دیار
ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

دنیا کی مخالفت اور خدائی بشارات

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعویٰ ماموریت کے بعد ہر طرف سے شدید مخالفت شروع ہوئی۔ مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی اور آپ کے روحانی مقصد میں کامیابی کی پے در پے بشارات دیں۔ حضور علیہ السلام کے الہامات و بشارات میں سے صرف چند ایک پیش کرتا ہوں۔ آپ کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

(۱) "الیس اللہ بکاف عبدہ" کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی امداد و نصرت کے لئے کافی نہیں؟ (یعنی یقیناً وہ خدائے قادر و قیوم اپنے اس مامور بندے کی تائید و نصرت کرے گا)

(۲) "دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

(۳) یأتون من کل فج عمیق
یأتیك من کل فج عمیق
یعنی دور دراز سے کثرت سے لوگ اموال اور تحائف آئیں گے۔"

(۴) "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(۵) I shall give you a large party of Islam.

یعنی میں تجھے اسلام کی ایک بہت بڑی جماعت عطا کروں گا۔

(۶) "میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا۔ اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا۔ جعلناك المسیح ابن مریم"

(۷) "ینصرك رجال نوحی الیھم من السماء" یعنی تیری مدد ایسے لوگ کریں گے جن پر ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔

(۸) "میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

(۹) "انی معك ومع اھلك و مع کل من احبك" (میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل و عیال کے ساتھ اور ہر اس شخص کے ساتھ ہوں جو تجھ سے محبت رکھتا ہے)

(۱۰) "انی مھین من اراد اھانتك وانی معین من اراد اعانتك" جو تجھے ذلیل کرنے کا ارادہ کرے میں اسے ذلیل و رسوا کر دوں گا۔"

(۱۱) "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد" خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفین کو محبت بھری نصیحت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعاوی کو پیش کرتے ہوئے نہایت ہی محبت و پیار سے اپنے مخالفین کو سمجھایا۔ کہ ؎

(ا) کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار
آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار
وہ نہ تھا وقتِ مسیحا کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا
(درثمین)

(ب) نیز حضور فرماتے ہیں:-

"یہ سلسلہ آسمان ...... سے قائم ہوا ہے۔ تم خدا سے مت لڑو۔ تم اس کو نابود نہیں کر سکتے۔ اس کا ہمیشہ بول بالا ہے...... اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو۔ اور اس سلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کے لئے پیدا ہوا۔ اور یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا۔ تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا۔ اور ایسا مفتری ایسی جلدی ہلاک ہو جاتا کہ اب اس کی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ ملتا۔ اپنی مخالفت کے کاروبار پر نظر ثانی کرو۔ کم سے کم یہ تو سوچو شاید غلطی ہو گئی ہو اور شاید یہ لڑائی تمہاری خدا سے ہو"۔

(اربعین صفحہ ۱۲)

ہے اگر نسان کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار
کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار
ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار
(درثمین)

نیز فرمایا:-

(ج) "دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی۔ مگر وہ مجھ کو جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ اے لوگو تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک میرے ساتھ وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں۔ یہاں تک کہ سجدہ کرتے کرتے تمہارے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں۔ تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا۔ اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے۔ ... پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ اور خدا کسی امر کو فیصلہ کے بغیر نہیں چھوڑتا ... جس طرح خدا نے پہلے ماموریں اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا۔ اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا:"

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۵)

سچ ہے ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو
(درثمین)

مخالفت کے باوجود شاندار ترقی

اس سخت مخالفت کے باوجود خدائی بشارتوں کے ماتحت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی آواز قادیان کی بستی سے باہر نکل کر پھیلنی شروع ہوئی۔ اور تھوڑے سے عرصہ میں نہ صرف یہ آواز پنجاب کے ہی ہر شہر اور ضلع میں اور ہندوستان کے ہی ہر صوبہ اور ریاست میں پھیل گئی۔ بلکہ ایشیا۔ یورپ۔ امریکہ افریقہ اور دیگر ممالک وجزائر تک بھی جا پہنچی گئی۔ اور پھیلتی چلی جا رہی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے دعویٰ مسیحیت و مہدویت کے بعد اس کی تائید میں مختلف زبانوں میں قریباً اسّی کتب تصنیف فرما کر شائع کیں جن سے لوگوں کو آپ کے دعوے کے دلائل کا علم ہوا۔ اور خدائی تائید ونصرت کا پتہ چلا۔ اور لاکھوں سعادت مند آپ کے دعاوی کی تصدیق کر کے آپ پر ایمان لائے۔ حسب بشارات الٰہیہ لوگ۔ اموال اور تحائف آپ کے پاس پہنچے زمین و آسمان سے آپ کی تائید و تصدیق میں نشانات ظاہر ہوئے۔ چنانچہ دعوے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد حضور گوشہ گمنامی سے نکل کر دنیا بھر میں شہرت پا گئے اور قادیان کی گمنام بستی بھی آپ کی برکت سے دنیا میں مشہور ہو گئی۔ آپ پر ایمان لانے والوں کو شدید مصائب و مظالم برداشت کرنے پڑے۔ حتیٰ کہ حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب رضی اور حضرت مولوی عبد الرحمان خاں رضی اللہ تعالیٰ نے افغانستان میں جام شہادت نوش فرمایا۔ اور اس روحانی پودہ کی اپنے خون سے آبیاری کی۔ مخالفین کا یہ ظلم وستم احمدیت کی آواز اور ترقی کو دبا نہ سکا۔ اور ہر آنے والا دن اپنے ساتھ ترقیات وبرکات کو لے کر آیا۔ اور آج بفضلہ تعالیٰ آپ کی جماعت کو ایک "بین الاقوامی" حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ اور آج ہم بڑے فخر سے کہتے ہیں اور ہے بھی یہ امر واقعہ۔ کہ آج جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کے مشن اور افراد دنیا کے چاروں اطراف ہر ملک اور ہر خطہ میں اور ہر رنگ ونسل کے لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ کی اس تائید ونصرت کو دیکھ کر فرماتے ہیں ؎

(۱) اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر کنار

نیز فرمایا ؎

(ب) میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اُسی نے ثریا بنا دیا
(درثمین)

جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کا مختصر سا جائزہ

حضرات! اس وقت پہلے تو میں آپ کے سامنے جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کا ایک مختصر سا جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اور پھر اس کی قدرے تفصیل بھی بیان کروں گا۔ انشاء اللہ۔ تاکہ آپ کو جماعت کی "بین الاقوامی" حیثیت کا اندازہ ہو جائے۔

ہندو پاکستان میں تو سینکڑوں کی تعداد میں جماعت احمدیہ کی شاخیں قائم ہیں۔ جماعت کے مشن اور مساجد موجود ہیں۔ اور سینکڑوں مبلغین ومربیان خدمت دین اور اشاعت اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ مگر ہندوستان و پاکستان کو چھوڑ کر

(۱) ۳۰ غیر ممالک میں ۶۶ جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن قائم ہیں۔

(ب) ان مشنوں میں ۱۴۷ مبلغین (۶۴ مرکزی اور ۸۳ لوکل مبلغین) کام کر رہے ہیں۔

(ج) ان مشنوں سے مختلف زبانوں میں ۱۶ اخبارات ورسائل شائع ہو رہے ہیں۔

(د) ہندو پاکستان کو چھوڑ کر دیگر ممالک میں ۲۹۱ مساجد۔ ۵۰ درسگاہیں اور تین ہسپتال قائم ہیں۔

(ھ) ہندی۔ گورمکھی اور اردو تراجم قرآن مجید کے علاوہ ۱۲ غیر ملکی زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ہو چکا ہے۔ ۶ غیر ملکی زبانوں میں یہ ترجمہ شائع کیا جا چکا ہے۔ اور آٹھ زبانوں میں تیار ہے۔ انشاء اللہ العزیز قریب ترین زمانہ میں شائع ہوگا۔

(و) قرآن مجید کے ترجمہ کے علاوہ ہر ایک ملک کی زبان میں اسلامی لٹریچر شائع شدہ موجود ہے۔ جس کا اکثر حصہ مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔

یہ خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی میں برکت دی ہے۔ اور ان مشنوں کے ذریعہ ہزارہا غیر مسلم افراد کو اسلام میں داخل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ شرک مٹ رہا ہے اور توحید قائم ہو رہی ہے۔ انسان پرستی کی جگہ خدا پرستی لے رہی ہے اور مغرب کے تاریک علاقے نور ایمان سے منور ہو رہے ہیں۔ یورپ کے مادہ پرست براعظم میں بھی روحانیت کا ایک عظیم انقلاب آ رہا ہے۔ جس کا نقشہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے الفاظ میں یوں کھینچا گیا ہے ؎

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار
ہر طرف ہر ملک میں ہے بُت پرستی کا زوال
کچھ نہیں انساں پرستی کو کوئی عزّ و وقار
(درثمین)

(باقی)

امتحان میں نمایاں کامیابی

محترمی سید غلام مصطفیٰ صاحب مظفرپور کی صاحبزادی عزیزہ حمیدہ بیگم صاحبہ نے فرسٹ ڈویژن میں میٹرک کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ بزرگان سلسلہ واحباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی خاندان کے لئے اور سلسلہ کے لئے مبارک کرے۔ اس موقعہ پر محترم سید صاحب نے دو روپے شکرانہ تنڈیں ادا فرمائے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ والسلام

خاکسار عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مظفرپور

اعلانِ دعا

مکرم عبد الرحمٰن صاحب بیتو کی بی۔ اے۔ آف رشی نگر ایک ملازمت کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ ان کا نام امیدواران کی لسٹ نمبر ا میں آ گیا۔ جملہ احباب سے درخواست ہے۔ ان کو ملازمت کے حصول میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار

ناظر بیت المال قادیان

قوم افغان اور اہلِ کشمیر کے بنی اسرائیل ہونے پر ایک اور شہادت

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

اس وقت "پنجابی اکاڈمی لاہور" کی ایک تازہ پیشکش "عبرت نامہ" ہمارے سامنے ہے۔ تاریخ ہند کا ایک قلمی نسخہ جو سو سالوں سے "انڈیا آفس لنڈن" کی الماری میں پڑا تھا۔ زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آ گیا ہے۔ یہ کتاب فارسی زبان میں ہے۔ اس کے مصنف مفتی علی الدین صاحب لاہوری ہیں۔ مصنف نے اس کا نام "عبرت نامہ اور عمدۃ التواریخ" رکھا ہے۔ اس کتاب میں متحدہ پنجاب کی تاریخ بہت جامع رنگ میں پیش کی گئی ہے۔ مصنف کا خاص مقصد تو "سکھ حکومت" کے واقعات قلمبند کرنا ہے۔ مگر انہوں نے اپنا موضوع شروع کرنے سے پہلے پنجاب کے ہندوؤں، مسلمانوں اور سکھوں کے مذہبی عقائد۔ قومی رسم و رواج۔ جغرافی محل وقوع اور سیاسی عروج و زوال پر بہت بالاستیعاب انداز میں روشنی ڈالی ہے۔

یہ قلمی نسخہ سو سال پرانا ہے۔ یہ کتاب مصنف نے ۱۸۵۴ء میں مکمل کی۔ اس وقت ہندوستان پر ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت تھی۔ سکھوں کا دورِ حکومت بھی ختم ہو رہا تھا ....

... ہندوستانی قومیں پرانی اور نئی تہذیب کے شکنجے میں پس رہی تھیں۔ یہ حالت دیکھ کر بہت سے ہندو مسلم علماء کو ہندوستان کے حالات قلم بند کرنے کا خیال آیا۔ انہیں میں ایک مفتی علی الدین صاحب بھی ہیں۔ ان تصانیف میں ان کی یہ کتاب اتنی قدر کی نگاہوں سے دیکھی گئی کہ کچھ ہی دنوں بعد جب پیرس میں نادر و قیمتی کتابوں کی عالمی نمائش منعقد ہوئی۔ تو یہ کتاب ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرف سے اس نمائش کے لئے بھیجی گئی۔ وہاں اس کا شمار نہایت قیمتی تصانیف میں ہوا۔ اربابِ ایسٹ انڈیا کمپنی یہ کتاب پیرس سے لنڈن لے گئے۔ کچھ دنوں تک یہ اس کی لائبریری میں رہی۔ اسی کے بعد جب ۱۸۵۸ء میں انڈیا آفس لنڈن قائم ہوا تو یہ قلمی نسخہ اس آفس کے سپرد کر دیا گیا۔ اسی دن سے یہ کتاب وہیں محفوظ تھی۔ ۱۹۵۶ء میں پنجابی اکاڈیمی لاہور نے عاریۃً انڈیا آفس لنڈن سے یہ نسخہ حاصل کیا۔ اور ۱۹۶۲ء میں حسن کتابت و طباعت سے مزین کر کے قوم کے سامنے پیش کر دیا۔

اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مفتی علی الدین صاحب بڑے واقف کار اور علم دوست آدمی تھے انہوں نے تاریخ نویسی میں صرف واقعات نگاری پر اکتفا نہیں کیا ہے۔ بلکہ قوم و ملک کی تہذیب و ثقافت کا بھی پورا پورا سراغ لگایا ہے اور ان باتوں کے بیان کرنے میں صحت و صداقت کا بھی کافی التزام کیا ہے

اس کتاب کی گیارھویں فصل سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ ایک تاریخی نکتہ کی بھی پوری تائید ہوتی ہے۔ یہ سوال کہ بنی اسرائیل کے دس قبائل یروشلم سے جلا وطنی یا مسلاۃ میدیا و ایران سے فرار کے بعد کہاں آباد ہوئے؟ یہودی اور عیسائی مورخوں کے نزدیک ہمیشہ حل طلب رہا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود نے ان مورخوں کی تائید کی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ "افغان" اور کشمیری بنی اسرائیل یا یہودیوں کے ان دس قبائل میں سے ہیں۔ جو حملہ بخت نصر کے بعد اپنے قومی و مذہبی مرکز سے جدا کئے گئے اور ان جنگلی و کوہستانی علاقوں میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے۔

یوں تو آپ سے پہلے بھی بعض مسلم و غیر مسلم مورخوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس یقین و جزم کے ساتھ ان گمشدہ قبائل کی نشان دہی کی ہے۔ وہ تاریخی تحقیق سے بلند و بالا چیز ہے آپ نے خداداد فہم و فراست سے افغان اور اہلِ کشمیر کے حسب و نسب کی وہ کڑیاں جو جگہ جگہ سے ٹوٹ گئی تھیں جوڑ کر دکھا دیں۔ جس کا خلاصہ ہم ان الفاظ میں بیان کر سکتے ہیں۔

افغان اور کشمیری بنو اسرائیل کے وہ قبائل ہیں جو ظالم بادشاہوں کے ہاتھوں جلا وطن کئے گئے یہ پہلے یروشلم سے نکال کر میدیا اور ایران کے علاقے میں آباد کئے گئے۔ پھر اس قوم کے ایک حصہ نے "غور" کی طرف ہجرت کی اور یہیں آباد ہو گئے۔ پھر یہ غور سے قندھار کی طرف بڑھے۔ اور آہستہ آہستہ افغان و کشمیر کے پہاڑوں اور وادیوں میں پھیل گئے تھے جن دنوں یروشلم میں حضرت عیسٰے علیہ السلام نبوت فرما رہے تھے۔ یہ لوگ کشمیر کے پہاڑوں اور وادیوں میں پھیل چکے تھے آپ ان قبائل کی تلاش میں افغانستان ہوتے ہوئے کشمیر آئے۔ اور ایک سو بیس سال تک ان قبائل میں نبوت فرماتے رہے۔ آپ نے انھیں قبائل میں شادی بھی کی۔ ممکن ہے کہ افغانوں کا "عیسٰے زئی" قبیلہ آپ ہی کی اولاد ہو۔ ان قبائل کے پاس "نادر شاہ درانی" کے وقت تک بنی اسرائیل کے بعض تبرکات تھے جیسے "عبرانی بائبل" جو انہوں نے نادر شاہ درانی کو بطور تحفہ دیا۔ وہ یہودی جو نادر شاہ کے ساتھ تھے۔ انھوں نے یہ تحفہ دیکھ کر کہا کہ یہ خالص اسرائیلی تبرک ہے؛

پھر آپ نے اس علاقے کے آثار سے بھی پتہ لگایا کہ افغانستان و کشمیر بنی اسرائیل کا مسکن ہے۔ جیسے تختِ سلیمان جو سری نگر سے نظر آتا ہے۔ ابو الفضل نے شہنشاہِ اکبر کے سپہ سالار مہابت خاں کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اہلِ عرب افغان کو سلیمانی کہتے ہیں۔ اسی طرح گلگتہ "یروشلم" کے اس پہاڑ کا نام ہے۔ جہاں جناب یسوع مسیح کو صلیب دی گئی تھی۔ "کوہ مری" حضرت مریم علیہا السلام کی طرف منسوب ہے۔

آپ نے کشمیر اور تبت کے شہر سرینگر اور "لاسہ" کے متعلق بھی فرمایا کہ یہ دونوں شہر حضرت عیسٰے علیہ السلام کے عہد میں آباد ہوئے۔

افغان قبائل میں سے بعض کے ناموں سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بنی اسرائیل کے قبائل ہیں۔ جیسے داؤد خیل۔ یوسف زئی۔ عیسٰے زئی۔

آپ نے یہ قول بھی نقل کیا کہ ظہورِ اسلام کے بعد افغانوں کے ایک سردار جناب "قیس" کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے قبول اسلام کی دعوت دی وہ مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد افغانوں میں اسلام کی اشاعت عام ہو گئی۔

افغان بہادر و جوان مرد کو کہتے ہیں اس کی ایک وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ اس قوم نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہد میں جرأت و بہادری کے بہت سے کارنامے انجام دیئے۔ اس لئے اس کو افغان یعنی بہادر و جوان مرد کہا گیا

غرض آپ نے تاریخ۔ آثار قدیمہ اور دوسری داخلی و بیرونی شہادتوں سے یہ ثابت کر دیا کہ افغان بنی اسرائیل ہیں۔

یہ تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیق ہے۔ اب میں قوم افغان کے حسب و نسب کے متعلق عبرت نامہ کی عبارت پیش کرتا ہوں۔ ناظرین دیکھیں کہ یہ تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیق سے کتنی ملتی جلتی ہے۔

مفتی علی الدین صاحب عبرت نامہ کی گیارھویں فصل میں لکھتے ہیں کہ:۔

"مورخانِ اسلام تفصیل این اجمال چنیں بمعرض بیان می آرند۔ کہ قوم افاغنہ بیرہ ابیے بنی اسرائیل اند۔ یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام و ملک طالوت و پس ازاں در شان حضرت شمویل پیغمبر علیہ السلام و داؤد پیغمبر و حضرت سلیمان دینے کہ بود بہماں دین و آئین عبادت پروردگار برحق و خالق مطلق اشتغال می داشتند۔ در دایتے نسب این گروہ افغاناں بہ پسر کلاں حضرت یعقوب کہ یہودا نام داشت مربوط می شود۔۔ القصہ در زمان سلیمان علی نبینا علیہم السلام آصف بن برخیا۔ و افغنہ ارمیا کہ عم زادہ بودند۔ آصف بمرتبہ وزارت سلیمان علیہ السلام اعزاز و افتخار داشت۔ مہمات ملک را منتظم می ساخت۔ و افغنہ بمرتبہ سپہ سالاری حضرت موصوف سرفراز و ممتاز فرمودہ بودند۔ چوں شکلِ افاغنہ بسیار مہیب و خوفناک بود۔ بناءً علیٰ ہذا در تعمیر مسجد بیت المقدس افغنہ را مختار فرمود و جمیع دیواں را مطیع و منقاد او گردانید۔ بناءً علیٰ ہذا حکم افغنہ بر جن و انس و دیواں نافذ بود۔ در تعمیر مسجد موصوف ہر قدر از افغنہ وارم

سمی و مراسم جہد بتقدیم رسیدہ مقدور دیگر قوم امکان بشر نبود۔ و در مدت چہل سال عمارت مسجد بیت المقدس باتمام و انصرام رسید دیوان سنگ و جواہرات نفیسہ و پاکیزہ از دریاو کانہا آوردہ بجائے سنگ و خشت و سنگ ریزہ در عمارت مسجد موصوف نصب می کردند۔ دیوار ہائے عالی شان بلند تر بنا نمودہ۔ برآں احدی عشر گنبد کہ ہر یک از روئے ارتفاع سر بفلک می کشید تعمیر ساختند۔ و در ہر گنبد صد و ہفتاد قندیل طلائی افروختہ می شد۔ دیازدہ گنبد دارد۔ فقط

انتظام مہام بنی اسرائیل بعد وفات سلیمان علیہ السلام در قبض آصف و افغنہ بود چوں ہر دو برادر در عرصہ بیست روز پس و پیش داعی اجل را لبیک گفتند۔ اولاد و احفاد ایشاں در ملک شام استقامت داشتند۔ چوں بخت نصر را حق تعالیٰ بر بلاد شام استیلا داد۔ بیت المقدس را خراب کرد۔ بنی اسرائیل را بہ بندگی و اسیری گرفت۔ و اکثرے را جلا وطن نمود۔ حضرت دانیال و حضرت عزیر در بند گرفتار بودند۔ بعدہ بہ دوازدہ ہزار کس بنی اسرائیل کہ عالم و پرہیزگار بودند حکم بہ پرستش ذات خود داد۔ او شاں بر دین خود قائم بودہ جواب دادند۔ ہمہ ہا را قتل کردہ بدار کشید۔ و حضرت عزیر و دانیال را بجہت بزرگی خلاص کرد۔ اولاد افغنہ و آصف را در کوہستان غور و غزنی تا فیروزکوہ و قندھار رسانید از آں روز ایں قوم افاغنہ در ایں کوہ سکونت دارد۔ و اسلاف خالد بن ولید بمکہ معظمہ رسیدہ اسکانت ورزیدند چوں حضرت سرور کائنات بر مکہ فتحیاب شدند۔ بہ ہدایت ازلی خالد مشرف بہ اسلام گردید۔ قیس را کہ در نواح غور از زمان بخت نصر سکونت داشتند در مکہ معظمہ طلب داشتہ مشرف بہ اسلام کردہ۔ و مقدسے آں سرور کائنات از روئے کرم قیس را بعبدالرشید مسمی فرمودند۔ چوں عبدالرشید در قوم خود رسید۔ بدعوت اسلام تمام اولاد خود را در نواخت و تمام گروہ مشرف بہ اسلام شدند۔

ترجمہ۔ اسلامی مورخ ایک اجمال کی تفصیل اس طرح بیان کرتے ہیں کہ قوم افغان ایک روایت کے مطابق بنی اسرائیل ہیں۔ یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام اور بادشاہ طالوت اور ان کے بعد حضرت شموئیل پیغمبر اور داؤد و سلیمان علیہم السلام کے زمانے میں جو دین تھا۔ اسی دین و طریق پر خدا کی عبادت کرتے تھے اور ایک روایت کے مطابق افغانوں کا نسب نامہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بڑے لڑکے یہودا سے جا ملتا ہے القصہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں آصف بن برخیا "ملعد" افغنہ ارمیا" دو چچازاد بھائی تھے ان میں سے آصف کو حضرت سلیمان کے وزیر بننے کی عزت حاصل ہوئی۔ یہ امور مملکت سرانجام دیتے تھے۔ اور "افغنہ" سپہ سالاری کے مرتبہ پر سرفراز کئے گئے۔ چونکہ افاغنہ کی شکل و صورت بہت ڈراؤنی اور خوفناک تھی۔ اس لئے مسجد بیت المقدس کی تعمیر کے لئے "افغنہ" کو پسند فرمایا۔ اور تمام دیووں کو ان کا فرمانبردار بنا دیا تھا۔ بنا بریں افغنہ کا حکم جن وانس پر نافذ ہو گیا۔ اور مسجد بیت المقدس کی تعمیر میں افغنہ نے اتنی کوشش اور مستعدی دکھائی جو دوسرے انسان کے مقدور سے باہر تھی۔ چالیس سال کی مدت میں مسجد بیت المقدس کی عمارت تیار ہو گئی اور دیووں نے نفیس نفیس پتھر اور جواہرات دریاؤں اور کانوں سے نکال کر عام پتھر۔ اینٹ اور سنگریزوں کی بجائے اس عمارت میں لگائے اور بلند ترین دیواریں کھڑی کیں۔ اس پر گیارہ گنبد بنائے ان میں سے ہر ایک آسمان سے باتیں کرتا تھا۔ اور ہر گنبد میں ایک سو ستر طلائی قندیلیں روشن کی جاتی تھیں۔ اس طرح کے گیارہ گنبد تھے فقط

حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کی باگ ڈور آصف اور افغنہ کے ہاتھ میں آئی۔ اور جب یہ دونوں بھائی آگے پیچھے بیس دنوں کے عرصہ میں فوت ہو گئے۔ تو ان کی اولاد ملک شام میں مقیم ہو گئی۔ جب خدا نے بخت نصر کو ملک شام پر غلبہ بخشا تو اس نے بیت المقدس کو برباد کیا۔ بنی اسرائیل کو غلام اور قیدی بنایا۔ اور ان میں سے اکثر کو جلا وطن کیا۔ "سردار دانیال" اور حضرت "عزیر" بھی قید ہوئے تھے۔ اس کے بعد بنی اسرائیل کے بارہ ہزار آدمیوں کو جو عالم اور پرہیزگار تھے۔ بخت نصر نے اپنی پرستش کا حکم دیا۔ وہ سب اپنے دین پر قائم رہے۔ اور پرستش سے انکار کیا۔ اس نے ان سبھوں کو قتل کر کے سولی پر کھینچ دیا۔ اور حضرت عزیر و دانیال کو ان کی بزرگی کے باعث آزاد کر دیا۔ افغنہ اور آصف کی اولاد کو غزنی اور غور کے پہاڑوں یعنی فیروزکوہ اور قندھار تک پہنچا دیا۔ اسی دن سے یہ قوم افغان اس پہاڑ میں سکونت رکھتی ہے لیکن خالد بن ولید کے اسلاف نے مکہ معظمہ میں سکونت اختیار کی۔ جب حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ پر فتح پائی۔ تو حضرت خالدؓ مشرف بہ اسلام ہو گئے قیس کو جو بخت نصر کے زمانے سے اطراف غور میں سکونت پذیر تھا۔ مکہ معظمہ بلایا۔ اور مشرف بہ اسلام کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے از راہ کرم قیس کو عبدالرشید کا نام عطا فرمایا۔ جب عبدالرشید اپنی قوم کے پاس آئے تو اپنی تمام اولاد کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اور یہ سارا گروہ مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ یہ ہے عبرت نامہ کی عبارت۔ الحمد للہ اس کتاب کی اشاعت کے بعد قوم افغان کے بنی اسرائیل ہونے پر اور ایک شہادت ہاتھ آ گئی ہے

۲۷ مئی کو "یوم خلافت" منایا جائے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق ۲۷ مئی کو "یوم خلافت" کی تقریب منائی جائے گی۔ یہ وہ دن ہے۔ جس میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وصیت کے مطابق تمام جماعت احمدیہ کا "قیام خلافت" پر اجماع ہوا۔ اور جس دن حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ منتخب ہوئے۔ "یوم خلافت" تمام جماعتوں میں جلسے کئے جاویں اور جلسوں میں خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات بیان کی جائیں۔

امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ یہ امر نوٹ فرما لیں اور "یوم خلافت" کے شایانِ شان جلسے منعقد کریں۔ اور رپورٹ بھجوائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اسلامی معاشرے میں مرد اور عورت کا مقام

(از مکرم یعقوب امجد صاحب ربوہ)

حاکم مطلق نے "خلق الزوجین الذکر والانثیٰ" کے اصل کے مطابق جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، تو محنت و مشقت اور فکر معاش اس کا ذمہ ٹھہرایا لیکن اس کے سکون خاطر کے لئے حضرت حوا علیہا السلام کو پیدا فرما کر "لیسکن الیھا" کی ضرورت کو پورا فرمایا۔ پھر فرمایا تم دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے بازو بن کر رہو اور اپنے اپنے مقام و مرتبہ کو سمجھو!

زوجین کے تعلقات جب تک اس فطری و اصلی بنیاد پر قائم رہے۔ تو ایک دوسرے کے لئے باعث راحت و رحمت بنے رہے، مگر جونہی زمانے پر نئی تہذیب کا اثر ہونے لگا، اس پاکیزہ تعلق پر مختلف قسم کی قباحتیں پیدا ہونے لگیں دیکھتے ہی دیکھتے وہ وقت آپہنچا کہ میاں بیوی کے لئے اور بیوی میاں کے لئے اچھی خاصی زحمت بنی ہوئی ہے۔ اکثر و بیشتر تعلقات کی ناخوشگواری کے گلے شکوے سننے میں آتے ہیں۔ بلکہ روزانہ اخبارات میں عموماً ایسی خبریں ملتی ہیں کہ میاں سے تنگ آکر بیوی نے خودکشی کرلی یا میاں بیوی سے ناراض ہو کر روپوش ہو گئے۔ غرضیکہ روزانہ طرح طرح کی دل سوز خبریں پڑھنے میں آتی ہیں۔ جنہیں پڑھ کر صاحبِ دل تکلیف محسوس کرتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ وہ روحانی تعلقات جنہیں قدرت نے موجب تسکین بنایا تھا، فریقین کیلئے باعثِ زحمت و ذلت بن کر رہ گئے ہیں۔

معاشرے میں یہ خرابی کیوں پیدا ہو رہی ہے؟ مرد اور عورت کا مقام کیا ہے؟ دراصل یہ دو سوال ہر انسان کے دل میں بار بار پیدا ہوتے اور اُسے دعوتِ فکر و نظر دیتے ہیں۔ آج میں نہایت اختصار سے ان دونوں باتوں پر کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔

اسلامی تعلیم کے ضابطے کا اصل قرآن مجید ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

الرجال قوامون علی النساء

کہ آدمی عورتوں کے نگران ہیں

یہ الفاظ مختصر ہیں۔ مگر اپنی افادیت و جامعیت کے اعتبار سے مرد اور عورت دونوں کے حقوق کی مکمل غمازی کرتے ہیں

قوامون، قوام کی جمع ہے لغت میں اس کے معنے ہیں۔ کام کا محافظ اور کسی کام کی پوری پوری نگرانی کرنے پر قدرت رکھنے والا اور حاکم۔ ان معنوں کی رُو سے اگر مرد کی حیثیت کا لحاظ کیا جائے تو نہایت صفائی سے یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں مرد کا مقام کیا ہے اور عورت کا درجہ کیا؟

حدیث شریف میں آتا ہے کہ اگر خدا اللہ انسان کو سجدہ کرنا جائز قرار دیتا، تو سب سے پہلے عورت کو حکم ہوتا کہ وہ اپنے خاوند یعنی مجازی رب کو سجدہ کرے۔

پھر ایک حدیث میں آتا ہے کہ عورت اپنے خاوند کے گھر کی راعیہ و نگران ہے۔ ان دونوں حدیثوں کی روشنی میں مذکورۃ الصدر آیت کا مفہوم اور بھی واضح ہو جاتا ہے گویا عورت کا مقام مرد کے بعد آتا ہے مرد اس بات کا ذمہ وار ہے کہ تدبیر معاش کرے۔ اور عورت پر یہ لازم ہے کہ وہ گھر کی چار دیواری میں تدبیر منزل کا فریضہ سرانجام دے، اور دونوں اس طرح مل جل کر کام کریں کہ جس طرح امور سلطنت میں بادشاہ و وزیر ایک دوسرے کے قائد و مشیر ہوتے ہیں۔

لیکن آج کا معاشرہ جو خالص غیر اسلامی اصول پر قائم ہے، وہ کبھی پسند نہیں کرتا کہ زوجین کا وہی مقام ہے، جسے خدا تعالیٰ اور اس کے برگزیدہ رسولؐ نے بیان فرمایا ہے۔ مرد تو پہلے بھی گھر سے باہر کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتا تھا اور اب بھی اس پر قائم ہے۔ رونا ہے تو اس بات کا، کہ ہماری عصمت مآب بیبیاں چادرِ عصمت کو تار تار کرکے مردوں کے دوش بدوش انہی خطوط پر چل نکلی ہیں جو صرف مردوں کے شایان شان ہیں۔

یہ درست ہے کہ مختلف شعبہ ہائے زندگی میں مرد عورت کا ممنون ہے، مگر اس معکوس ترقی کے دور میں ہماری خواتین جس رنگ کو اپنا رہی ہیں وہ تو قطعاً غیر اسلامی اور سراسر طغیان و ضلال کے مترادف ہے ان کی زیب و زیبائش اور نمائش حسن جس درجے پر پہنچ چکی ہے وہ تبرج الجاہلیۃ (جس کا قرآن مجید میں ذکر آیا ہے) بھی اس کے مقابل پر ہیچ ہے۔

اس معاشرتی خرابی کے کئی اسباب ہیں۔

اول۔ ہمارے مردوں کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ نئی تہذیب کی روشنی میں مغرب نواز پالیسی پر گامزن ہیں ان کے نقش قدم پر چلنے والی خواتین بھی تب ہی یقینی ہے۔ میرے نزدیک ہمارے قوام یعنی نگران (خاوند) ناقص ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی نگرانی میں جو چیزیں دی گئی ہیں ان میں بھی فرض ناشناسی ظہور پذیر ہے۔

دوم۔ یہ اسلامی تعلیمات سے بے رُخی کی سزا ہے۔ اس میں بھی پہلا قدم مردوں کا ہے۔ انہی کے پہلو بہ پہلو عورتیں بھی دوڑ رہی ہیں۔ اس حقیقت سے کسے انکار ہے کہ عورت ہر بات میں سہارے کی محتاج ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی عورت اپنے خاوند میں بنیادی کمزوری کو بھانپ لیتی ہے تو پھر اس سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے کئی قسم کی بے قاعدگیاں روا رکھتی ہے۔

سوم۔ موجودہ تعلیمی ترقی نے تعمیر سے زیادہ تخریب کو جنم دیا ہے۔ دراصل عورت کی تعلیم وہیں تک محدود ہونی ضروری ہے جسے اکبر الہ آبادی نے پیش کیا ہے ؎

تعلیم لڑکیوں کی ضروری تو ہے مگر
خاتونِ خانہ ہوں سبھا کی پری نہ ہوں

تعلیم مدعا کا زیور ہے، مگر جب تعلیم ہی اپنے مقصد سے دور لے جانے کا باعث ٹھہرے تو ایسی تعلیم کس کام کی؟ لڑکیوں کی تعلیم کے مسئلے میں والدین کو بڑے فکر و تعمق سے کام لینا چاہئے۔ محض تقلیدِ کورانہ سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

چہارم۔ شادی کی عمر سے پہلے لڑکے اور لڑکیوں کے احوال کی کڑی نگرانی کرنا اور انہیں ان کے فرائض و حقوق سے آگاہی دینا والدین کا فرض ہے، مگر افسوس کا مقام ہے! کہ نئی تہذیب نے ہمارے والدین کو اس فرض سے دور پھینک دیا ہے جب اولاد تربیت چاہتی ہے تو وہ انہیں باشعور اور جوان سمجھ کر کھلی چھٹی دے دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ چیز اولاد کے لئے سم قاتل ہے۔

پنجم۔ شادی کے بعد گاؤں کے ماحول میں تو جہالت کا اثر غالب ہوتا ہے مگر شہروں کی روشنی میں میاں بیوی دونوں اپنی اپنی مرضی کے تابع سمجھے جاتے ہیں حالانکہ یہ چیز اُس اسلامی تعلیم کے قطعاً خلاف ہے جس کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ ضروری ہے کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کے حقیقی مشیر و وزیر بن کر اس فریضۂ زندگی کو سرانجام دیں تا ان کی یہ زندگی قابل رشک بن سکے۔

اگر مستقبل قریب میں ان حالات پر قابو نہ پایا گیا تو اسلامی معاشرہ کا نام ہی نام رہ جائے گا۔ ضروری ہے کہ ہر گھر میں اسلامی تعلیم کو رواج دیا جائے۔ انفرادی و شخصی، اصلاح ہی قومی و اجتماعی اصلاح کی ضامن ہوتی ہے۔ وہ لوگ بھول خیال کرتے ہیں کہ چلو ہمارے ایک گھر سے کیا فرق پڑے گا؟ انہیں اپنے اس فیصلے پر نظر ثانی کرنی چاہئے کیونکہ شخصی و انفرادی ترقی ہی قومی ترقی کی اساس بنتی ہے۔

دراصل اس نئی تہذیب کے اثر کے بعد نہ تو ہمارے مرد ہی صحیح اسلامی رنگ میں قوام (نگران) کے مقام پر فائز ہیں۔ اور نہ ہماری خواتین تدبیر منزل سے عہدہ برآ ہوتی ہیں۔ بس میاں پر یہ جنون سوار ہے کہ اسے مسٹر فلاں کے نام سے پکارا جائے۔ تو بیوی اس کی خواہشمند ہے کہ اُسے "مسز فلاں" کے خطاب سے نوازا جائے۔ اس بے راہ روی کو دور کرنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ ہے صحیح اسلامی معاشرے کا اپنے گھروں میں رواج دینا۔ اگر آج ہم نے اس مغرب نوازی اور نام نہاد ثقافت کو اپنے گھروں سے نکال باہر نہ کیا۔ تو پھر کبھی ہم اسلام دوستی کا دعوےٰ کرنے کے مستحق نہیں ہیں *

درخواست دعا

خاکسار امتحان کے سلسلے میں نہایت پریشان ہے۔ گھر کے حالات بھی نہایت غیر تسلی بخش ہیں والد صاحب ایک عرصہ دراز سے بے کار ہیں۔ والدہ صاحبہ کی صحت اکثر خراب رہتی ہے۔ اکثر خاکسار کو نہایت پریشان کن خواب آتے ہیں۔ براہ کرم میری کامیابی اور والدین کی درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

خاکسار
مبارک احمد کلاش پور

لازمی چندہ جات کی فرضیت

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ چندہ عام۔ حصہ آمد۔ اور چندہ جلسہ سالانہ جماعتی طور پر لازمی اور ضروری چندے ہیں۔ اور سب سے مقدم ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی ہے۔ اور انہیں باقاعدگی کے لئے حضور تاکید کرتے ہوئے یہاں تک فرماتے ہیں کہ

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا۔ اُس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور اُس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ۔ جو انصار میں داخل نہیں۔ اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہ سکے گا۔"

گویا تین ماہ تک چندہ نہ دینے والے کے متعلق حضور کا اس قدر سخت انذار ہے کہ وہ سلسلہ بیعت سے کٹ جاتا ہے۔ چہ جائیکہ جو شخص اس سے زیادہ کئی ماہ یا کئی سال سے چندہ کا تارک یا بقایا دار ہو۔ ایسا شخص اپنے تاریک انجام کے متعلق خود غور کر سکتا ہے۔

ظاہری طور پر اگر کوئی شخص جماعت سے خارج نہ بھی ہو۔ لیکن خدا تعالیٰ کے حضور اس کوتاہی کی پاداش میں اُس کا نام سلسلہ بیعت سے کٹ جائے۔ تو یہ امر اس کے لئے ارشاد خداوندی خسر الدنیا والآخرۃ کے مطابق سخت نقصان اور خسران کا موجب ہے۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں جماعت کو تقویٰ اللہ اور مالی قربانی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایک منافق جس نے دُنیا سے محبت کر کے اِس حکم کو ٹال دیا۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا۔"

پس حضور کے اس ارشاد سے بھی ظاہر ہے کہ جو لوگ مال کی محبت کی وجہ سے مالی قربانی میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے وعدہ بیعت کو بھلا دیتے ہیں۔ ان کو وہ مال و دولت جس کی خاطر اس عہد کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ نجات یا مخلصی نہ دلا سکے گا۔ بلکہ یہی مال اُس کے لئے عذاب کا ذریعہ بن جائے گا۔

گو یہ درست ہے کہ اس وقت جماعت کے سامنے مستقل چندوں کے علاوہ دیگر طوعی چندوں کی تحریکات بھی ہیں۔ اور یہ طوعی چندے خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کے جاذب بن سکتے ہیں لیکن کسی کو اس غلط فہمی میں نہ پڑنا چاہیئے۔ کہ طوعی چندوں کے ادا کر دینے سے لازمی اور مستقل چندوں سے سبکدوشی حاصل ہو سکتی ہے یا یہ چندے لازمی چندوں سے سبکدوشی حاصل ہو سکتی ہے۔ بلکہ لازمی چندوں کو وہی فرضیت حاصل ہے۔ جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہے۔ پس ان لازمی چندوں کا تارک یقیناً خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوگا۔

لازمی چندوں کی فرضیت کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے۔ تو پھر بھی اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم ہر دلعزیز والا کام کریں۔ تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے رہیں گے۔" م

مرکز کی ایک تعلیمی ضرورت!

اس سے قبل بھی متعدد بار اخبار "بدر" میں اعلان کیا گیا ہے کہ نصرت گرلز اسکول قادیان میں بعض محکمہ تعلیم کے قواعد و ضوابط کے پیش نظر "ٹرینڈ" استانیوں کو مدرسہ میں رکھا جانا از بس ضروری ہے۔ اور جب تک نظارت ہذا اس کمی کو پورا نہیں کرتی اس وقت تک نصرت گرلز سکول قادیان بعض سرکاری مراعات کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ جو بہر صورت مدرسہ کے لئے مفید ہیں۔ مگر افسوس کہ باوجود مسلسل تحریکات کے نظارت ہذا مدرسہ مذکورہ کی دو خالی آسامیوں کو ہنوز پُر کرنے سے قاصر رہی ہے۔ ہماری جماعت ہمیشہ ہر شعبہ حیات کی ترقی و جدوجہد میں دوسری جماعتوں سے پیش پیش اور ممتاز رہی ہے۔ لہٰذا نظارت ہذا یہ باور ہی نہیں کر سکتی۔ کہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان میں ٹرینڈ استانیوں کا فقدان ہے یا ٹرینڈ استانیاں کمیاب ہیں۔ لہٰذا نظارت ہذا بذریعہ اعلان ہذا جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی جے۔ بی۔ ٹی اور بی۔ اے۔ بی۔ ٹی بہنوں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ مرکز کی ضرورت کو مقدم سمجھتے ہوئے اپنی خدمات کی پیشکش فرمائیں۔ یہ پیشکش نہ صرف اقتصادی نقطۂ نظر سے ہی منفعت بخش ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا بھی موجب ہوگی۔ نظارت ہذا اُمید کرتی ہے کہ ہماری تعلیم یافتہ بہنیں ہماری اس درخواست کو قابل توجہ سمجھیں گی۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

نوٹ:۔ مدرسہ مذکورہ بالا کی ہر دو آسامیاں کو مشاہرہ گورنمنٹ کے گریڈز کے مطابق دیا جائے گا۔

م۔ الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو لازمی چندوں کی فرضیت اور اہمیت سے جماعت کو آگاہ فرمایا ہے۔ اور لازمی چندہ جات کی اہمیت کو اچھی طرح واضح فرمایا ہوا ہے۔ اسلئے احباب اور عہدیداران جماعت کا فرض ہے کہ اس کے مطابق ان چندوں کی ادائیگی اور فراہمی کے لئے پوری تندہی اور کوشش سے کام لیں۔

اگر ان چندوں کی فرضیت اور اہمیت سے جماعت کے تمام احباب کو بالعموم۔ اور ان افراد کو بالخصوص وضاحت کے ساتھ آگاہ کر دیا جائے جو سلسلہ میں نئے داخل ہوتے ہیں۔ یا جو طوعی مالی تحریکوں میں حصہ لینے کی وجہ سے اپنے لازمی چندہ جات کی اہمیت کو نظر انداز کر دیتے یا ان کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ لوگ بھی اس میں باقاعدگی اختیار نہ کریں جس کے باعث جماعتوں کے بجٹ میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

پس جملہ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ لازمی چندوں کی اہمیت سے احباب کو کما حقہٗ واقف کرائیں۔ اور پھر اُن کی وصولی کے لئے سرگرمی سے کام کریں۔

بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے مامور کی طرف سے ہم پر عائد کی گئی ہیں۔ اور ہر رنگ میں خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے اور وہ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

درخواستِ دعا

یہاں ایک بزرگ ڈاکٹر مزمل حسین صاحب سیالکوٹی احمدی ہیں۔ ان کا لڑکا امیر فضیل جماعت ہشتم احمدیہ سکول میں حاصل کر رہا ہے۔ ہر دو کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کے نیک مقاصد میں کامیابی بخشے اور مشکلات دور فرمائے۔ اور ہم سب کا انجام بخیر ہو۔ اور فضل فرمادے۔ نیز میری اہلیہ محمودہ کو بہت عرصہ سے کان میں درد اور پیپ زخم کی شکایت ہے تمام قارئین اخبار بدر سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ رحم کرے آمین۔ خاکسار حاجی محمد ابراہیم خلیل ہیڈ ماسٹر بشیر آباد ضلع حیدرآباد سندھ۔

احبابِ جماعت کی آگاہی کے لئے عرض ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا نیا مالی سال یکم رمئی سے شروع ہو چکا ہے شروع ہونے والے بجٹ آمد و خرچ میں باوجود سلسلہ کے ضروری اور لازمی اخراجات میں کمی کرنے کے بجٹ کے اخراجات کے مقابل پر بجٹ آمد میں خاص کمی رہ گئی ہے جسے پورا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت و منظوری سے احباب جماعت میں چندہ خاص کی یہ تحریک کی جارہی ہے ۔

سو احبابِ جماعت سے یہ درخواست ہے کہ وہ اپنی مشترکہ ذمہ واری کا احساس کرتے ہوئے فی کس ایک ماہ کی آمد کا کم ازکم دسواں حصہ بطور چندہ خاص ادا کریں تاکہ خسارہ سالانہ بجٹ مبلغ پچیس ہزار روپے کی کمی کو پورا کیا جا سکے ۔

مذکورہ بالا کم از کم شرح جملہ احباب کے لئے لازمی ہے لیکن صاحبِ حیثیت اور مخیر احباب سے توقع ہے کہ وہ اپنی حیثیت اور خدا تعالیٰ کے فضل کے مطابق اس تحریک پر زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر سلسلہ کی مشکلات کو دور کرنے میں معاون و مددگار ہوں گے ۔

جس حسن ظنی اور اعتماد سے حضرت اقدس نے اس سال چندہ خاص کے بوجھ کی ذمہ داری کو ڈالنے کی منظوری عطا فرمائی ہے ۔ امید ہے کہ جملہ احبابِ جماعت اُسی اخلاص اور بشاشتِ قلبی سے اس وقتی اور معمولی بوجھ کو کما حقہٗ برداشت کر کے اطاعتِ امام و نظام سلسلہ کا بہترین نمونہ پیش کریں گے اور خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں اور انعامات کے وارث بنیں گے ۔

جملہ عہدیداران مال کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد چندہ خاص کی مجوزہ شرح کے مطابق چندہ .... دہندگان کے چندہ خاص کی تشخیص کر کے دوسرے لازمی چندہ جات کے ساتھ ساتھ چندہ خاص کی وصولی بھی پوری کوشش اور محنت سے شروع کر دیں ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے مبارک عہد کو سو فی صدی پورا کرنے کی توفیق بخشے ۔ اور حقیقی معنوں میں مسیح محمدی کے انصار کی جماعت میں شمار فرمائے ۔ آمین ۔ یا ارحم الراحمین ۔

خاکسار :-

ناظر بیت المال قادیان دار الامان ۔

جماعت احمدیہ کو نعمت خلافت عطا کئے جانے کا دائمی وعدہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو

دائمی وعدہ کا دن

ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں۔ جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں۔ جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو

دوسری قدرت کا مظہر

ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی

کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے

رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں۔ تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی

اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ، جو نفس پاک رکھتے ہیں۔ میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا

ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور

دعاؤں پر زور

دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔ اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہے اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

خدا کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر۔ اپنی لذات چھوڑ کر۔ اپنی عزت چھوڑ کر۔ اپنا مال چھوڑ کر۔ اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح

خدا کی گود میں آجاؤ گے

اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ (الوصیت)

---

* ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔ اور چاہئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بناوے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریّت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکا دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔ منہ

خبریں

نئی دہلی ۱۸ مئی۔ پردھان منتری پنڈت نہرو نے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں اعلان کیا کہ جموں و کشمیر میں مذہب کی بنیاد پر اظہار رائے کے نتائج خود کشمیر میں نیز باقی بھارت میں بڑے تباہ کن ہوں گے۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ بھارت اور پاکستان میں جنگ کا امکان سرے سے ہی نہیں جا سکتا اور بالآخر دونوں ملکوں کی باہمی کشیدگی گھٹ جائے گی۔ اور وہ کسی تصفیہ پر پہنچنے کے قابل ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کی پالیسی بھارت کے تئیں نفرت پر مبنی نظر آتی ہے جس سے کہ مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ چین کے متعلق شری نہرو نے کہا کہ بھارت کو چینی حملہ سے یوں نپٹنا ہوگا کہ وہ اپنے آپ کو فوجی طور پر مضبوط بنائے۔ مسلح تصادم سے گریز کرے لیکن جب تصادم ناگزیر ہو جائے تو اس کا مقابلہ کرے۔

برلن ۱۸ مئی۔ پوربی پاکستان کے سفارتی حلقوں کی اطلاع ہے کہ روس نے وسطی ایشیا میں کمیونسٹ چین سے ملنے والی اپنی ۴ ہزار میل لمبی سرحد کو اور مضبوط بنانے کے لئے مزید فوجیں بھیجی ہیں۔ اس اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ایک لاکھ روسی فوجی تاجکستان اور سنکیانگ کی سرحد پر مورچہ بند ہیں اور ان کے پاس جدید ترین اسلحہ اور ہوائی جہاز ہیں۔ روس کی ان فوجی تیاریوں کا مقصد چینی فوج کی اچانک پیشقدمی کی روک تھام کرنا ہے۔ روس اور چین کی سفارتی بات چیت ٹوٹ جانے پر کئی سرحدی مسائل کے متعلق نئے احکام جاری کئے گئے ہیں۔ روس نے چین کی سرحدوں پر جو سازو سامان بھیجا ہے ان میں راکٹ چلانے والے اڈے بھی شامل ہیں۔ پوربی جرمنی کے سفارتی حلقوں کا کہنا ہے کہ روس نے کمیونسٹ چین کو واضح الفاظ میں وارننگ دی ہے کہ اگر اس نے روسی علاقہ میں گھسنے کی کوشش کی تو اس کا بہت برا نتیجہ نکلے گا۔

مدراس ۱۸ مئی۔ سوتنتر پارٹی کے جنرل سیکرٹری شری ایم آر مسانی نے آج اخباری نمائندہ کو بتایا کہ ۲۹ اور ۳۰ جون کو بمبئی میں پارٹی کی مرکزی تنظیمی کمیٹی کی جو میٹنگ ہوگی۔ اس میں وہ کشمیر کے متعلق اپنا رویہ واضح کرے گی۔ وہ اخباری نمائندہ کو بتا رہے تھے کہ پارٹی کے پارلیمنٹری بورڈ نے اپنی دو روزہ میٹنگ میں کیا فیصلے کئے ہیں۔ بورڈ نے ایک قرارداد پر جس میں بھارت اور پاکستان کے مابین مفاہمت اور دوستی کو بڑھاوا دینے کی اہمیت پر زور دیا۔ اور کہا کہ مسئلہ کشمیر کا حل ایسا ہونا چاہئے کہ جس سے دونوں دیشوں کے مابین بداندیشی ختم نہیں تو کم ہو اور مفاہمت کو بڑھاوا ملے۔ پرستاؤ میں شیخ عبد اللہ کی رہائی کا سواگت کیا گیا۔

ٹوکیو ۱۸ مئی۔ وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی نے جاپان کی خبر رساں ایجنسی کیوڈو کے منیجنگ ڈائرکٹر کے ساتھ پیکنگ میں ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ کمیونسٹ چین کے پاس بالضرور ایٹمی ہتھیار ہونے چاہئیں اور خواہ کچھ بھی ہو چین اپنے ایٹمی ہتھیار بنانے کی کوششیں جاری رکھے گا۔ آپ نے کہا کہ دوسری طاقتوں کے پاس ایٹمی ہتھیاروں کی موجودگی کمیونسٹ چینی اور دوسری طاقتوں کے لئے خطرہ کا باعث ہے اس لئے اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے چین کے پاس بھی بالضرور ایٹمی ہتھیار ہونے چاہئیں انہوں نے مزید کہا کہ چین نے ایٹمی ہتھیاروں کی نشوونما کا پروگرام بنا رکھا ہے لیکن آپ یہ نہ بتا سکے کہ چین کا پہلا ایٹمی ہتھیار کب تیار ہو جائے گا۔

نیویارک ۱۸ مئی۔ پردھان منتری پنڈت نہرو نے ایک ٹیلیویژن انٹرویو میں کہا کہ ان کی سپتری شریمتی اندرا گاندھی کے ان کا جانشین بننے کا کوئی امکان نہیں ہے اور نہ میں انہیں جانشین بنانے کی کوشش ہی کر رہا ہوں

آپ نے کہا میرے جانشین کا معاملہ عوام پر چھوڑ دیا جانا چاہئے۔ اگر میں کسی کو نامزد کر دوں تو اس کے حاسد پیدا ہو جائیں گے

بمبئی ۱۸ مئی۔ وزیر اعلیٰ جموں و کشمیر مسٹر غلام محمد صادق نے کل یہاں کشمیر کمیٹی کی طرف سے منعقدہ ایک سواگتی تقریب کے موقعہ پر نامہ نگاروں کے ساتھ غیر رسمی بات چیت کے دوران میں اعلان کیا کہ میں کشمیر کے بارے میں ایسی کسی تجویز پر غور نہیں کرونگا جس میں اس کے بھارت کے ساتھ الحاق کو چیلنج کیا گیا ہو۔ کشمیر کے لوگ چاہے کسی چیز کی مانگ کریں یا نہ کریں ایک بات یقینی ہے کہ وہ کشمیر کی کسی تقسیم کو منظور نہیں کریں گے۔ سوال کیا گیا کہ اگر الحاق طے شدہ حقیقت ہے۔ تو نیشنل کانفرنس کے لیڈروں نے شیخ عبد اللہ کے ساتھ بات چیت کیوں کی۔ اس پر مسٹر صادق نے ہنستے ہوئے کہا کہ شیخ عبد اللہ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ آپ نے کہا کہ اپنی رہائی کے بعد شیخ عبد اللہ نے مختلف مقامات پر مختلف پوزیشنیں اختیار کی ہیں اور آج وہ رائے شماری کے سوال کو بالکل ترک کر چکے ہیں۔ اب شیخ صاحب صرف بھارت پاکستان